رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

353

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۶۰ | مورخہ ۷ شعبان ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کے متعلق ۱۲ نومبر بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے درد کمر میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ کھانسی میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے ؛

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو سنور اور مولوی محمد نذیر صاحب کو بغرض تبلیغ دھرم کوٹ بھیجا گیا ؛

میاں روشن الدین صاحب مہاجر نے اپنے مکان کی تکمیل کی خوشی میں ۱۴ نومبر دعوت دی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی ؛

لوکل جماعت احمدیہ کا جلسہ بعض حکام کے رویہ کے خلاف

۱۲ نومبر بعد نماز عشاء لوکل جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ عام زیر صدارت جناب میر قاسم علی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں بعض سرکاری حکام کے رویہ کے خلاف قراردادیں پاس کی گئیں۔ ہمارے نزدیک بعض قراردادیں اس رنگ میں پاس کی گئی ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک گذشتہ خطبہ جمعہ میں فرمودہ ہدایات کے خلاف ہیں۔ لوکل جماعت ان حکام کے رویہ کے خلاف عام ریزولیوشن پاس کر سکتی تھی۔ مگر کسی افسر کا نام لے کر اس کے خلاف کچھ کہنے کا ابھی اسے حق نہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ خطبہ سے یہ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض سرکاری افسر ایسے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے متعلق نقصان دہ رویہ رکھتے ہیں۔ لیکن یہ کہ وہ کون کون ہیں۔ اس کا کوئی ذکر نہیں۔ پھر لوکل جماعت کو بھی اس وقت تک کسی کا نام نہیں لینا چاہیئے تھا جب تک مرکز کی طرف سے اسکا نام ظاہر نہ کیا جاتا ؛

ہمارا خیال ہے۔ کہ چیف سکرٹری صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام جو نوٹس بھیجا۔ اس کی وجہ سے خیال کر لیا گیا۔ کہ اس نوٹس کے چیف سکرٹری صاحب ذمہ وار ہیں۔ حالانکہ اس نوٹس کی ذمہ واری ان پر عائد نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اس بارے میں انکی حیثیت محض سکرٹری کی ہے۔ گورنران کونسل نے جو فیصلہ کیا۔ چیف سکرٹری کا فرض تھا۔ کہ اسے جاری کرتے۔ اور وہ اس کے لئے مجبور تھے۔ پس جبکہ چیف سکرٹری صاحب کی کسی غلطی کی ابھی تک مرکز سے جماعت کو اطلاع نہیں دی گئی۔ اور اگر ان کی کوئی غلطی ہوگی۔ تو مرکز اس کے متعلق تحقیقات کر رہا ہوگا۔ اس لئے ان کے خلاف قرارداد پاس کرنے کا کونسا موقع تھا۔ اگر اس کشمکش کے متعلق جو حکومت اور جماعت احمدیہ میں پیدا ہو چکی ہے۔ چیف سکرٹری صاحب پر کوئی ذمہ واری عائد ہوتی ہوگی۔ تو اور حالات کی وجہ سے ہوگی۔ اور جبتک جماعت کو ان حالات کا علم نہ ہو۔ اور مرکز وہ حالات ظاہر کرے خاموش رہنا چاہیئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ چیف سکرٹری صاحب کا کوئی قصور ہے یا نہیں۔ ممکن ہے ہو۔ مگر وہ بات کہنی چاہیئے۔ جو ثابت ہو چکی ہو۔ اسی طرح ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کے خلاف جو قرارداد منظور کی گئی۔ اس میں بھی اس حد کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ جس کے اندر لوکل جماعت کا رہنا ضروری تھا۔ لوکل جماعت کا صرف یہ کام تھا۔ کہ وہ حکومت سے یہ مطالبہ کرتی۔ کہ جن افسروں نے غلطیاں کیں۔ انہیں تنبیہ کرے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نام گورنر پنجاب کا کوئی خط نہیں آیا

حکومت کو بدنام کرنے کے لئے احراریوں کا جھوٹا پروپیگنڈا

۱۲ نومبر کے اخبار "احسان" میں "حکومت، مسلمان اور قادیان" کے عنوان سے بعض ایسی خبریں شائع کی گئی ہیں۔ جو بالکل جھوٹ اور بے بنیاد ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "قادیان کے مرزائی حلقہ میں گورنر پنجاب کے ایک آمدہ خط پر خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہ خط ذاتی حیثیت سے لکھا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نے مرزائیوں کی کوئی ہتک نہیں کی۔ اور مرزا بشیر الدین محمود کی تسلی کے لئے اور احرار کانفرنس منعقدہ قادیان کے اثر کو زائل کرنے کے لئے گورنمنٹ احرار لیڈروں سے خاطر خواہ باز پرس کرنے کو تیار ہے۔ مجلس احرار شاخ قادیان گورنر کے خط کی نقل حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے"۔

حالانکہ یہ بات بالکل جھوٹ اور افترا ہے۔ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کی طرف سے اس قسم کا کوئی خط حضور کو نہیں پہنچا۔ اسی طرح صدر انجمن احمدیہ سے بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کی طرف کوئی خط نہیں آیا۔ دراصل یہ محض جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ جو اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ حکومت اور جماعت احمدیہ پر سازباز کرنے کا الزام لگایا جائے۔ چونکہ حکومت پر بھی واضح ہے۔ کہ اس قسم کی حرکات محض شرارت سے کی جا رہی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کے علاوہ حکومت کو بھی عوام کی نظروں سے گرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے۔ کہ ایسی حرکات کا انسداد کرے۔ اور جو لوگ ان کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ انکے خلاف مؤثر کارروائی کرے۔

احراریوں کی گرفتاری کی خبر اور حکومت پنجاب

اخبار "احسان" نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "لاہور کے قادیانی حلقوں میں یہ افواہ بڑے زور سے گشت لگا رہی ہے۔ کہ مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اور جانباز صاحب مرزائیوں کے خلاف اپنی سرگرمیوں کی وجہ سے گرفتار کئے جانے والے ہیں"۔

اس کے متعلق اس وقت تک ہمیں کوئی علم نہیں۔ کہ گورنمنٹ ان لوگوں کو گرفتار کرنا چاہتی ہے۔ گو ہم سمجھتے ہیں۔ کہ حکومت کو انہیں گرفتار کرنا چاہیئے۔ کم از کم ان لوگوں کو ضرور گرفتار کرنا چاہیئے۔ جنہوں نے اپنی تقریروں میں صراحتاً قتل کی دھمکیاں دیں۔ اگر گورنمنٹ کے دفتر میں ان کو یا اور بعض افراد کو بھی گرفتار کرنے کا فیصلہ ہوا ہو۔ تو ہمیں نہ گورنمنٹ کی طرف سے اور نہ پرائیویٹ ذرائع سے اس کا کوئی علم ہے۔ اور نہ احمدی حلقوں میں اس کا کوئی ذکر ہے۔ تعجب نہیں۔ کہ یہ بات ہی غلط ہو۔ اور احرار کے دفتر میں بنائی گئی ہو۔ لیکن اگر گورنمنٹ نے ایسا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس کی قبل از وقت خبر اس کے دفتروں سے نکل چکی ہے۔ تو ہمارے نزدیک گورنمنٹ کے لئے اس بات کا پتہ لگانا کوئی مشکل نہیں۔ کہ کن لوگوں کے ذریعہ نکلی۔ اور اس کے اندرونی امور سے واقفیت رکھنے والے وہ کون لوگ ہیں۔ جو احراریوں کے ساتھ در پردہ سازباز رکھتے ہیں۔ حکومت کے مشوروں میں سینکڑوں آدمی شامل نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ چند ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے بآسانی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ کون لوگ ہیں۔ جو گورنمنٹ کے غدار ہیں۔ اور اس کی خبریں باہر پہنچاتے رہتے ہیں۔ دراصل یہی وہ لوگ ہیں جو حکومت اور جماعت احمدیہ میں کشمکش پیدا کرنے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والے مجاہدین

صرف چوبیس ۲۴ گھنٹوں کے اندر مقامی احمدیوں کی انچاس ۴۹ درخواستیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۹ نومبر جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں جماعت احمدیہ کے متعلق بعض حکام کے رویہ کا ذکر کرنے اور جماعت احمدیہ کو اتفاق و اتحاد اور دین کے لئے قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ اعلان فرمایا۔ کہ "مجھے فوراً جلد سے جلد ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو سلسلہ کے لئے اپنے وطن چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ اپنی جانوں کو خطرات میں ڈالنے کے لئے تیار ہوں۔ اور بھوکے اور پیاسے رہ کر بغیر تنخواہوں کے اپنے نفس کو تمام تکالیف سے گزارنے پر آمادہ ہوں۔ پس میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ جو نوجوان ان کاموں کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنے نام پیش کریں۔ نوجوانوں کی لیاقت کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یا تو وہ مولوی ہوں مدرسہ احمدیہ کے سند یافتہ یا کم از کم انٹرنس پاس یا گریجوایٹ ہوں"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلنے کے بعد چوبیس گھنٹے کے اندر اندر مقامی جماعت کے انچاس اصحاب کی درخواستیں اپنے آپ کو وقف کرنے کے متعلق پہنچ گئیں۔ جن میں سے گیارہ اشخاص شرائط کو پورا نہیں کرتے تھے۔ باقی ۳۸ اشخاص شرائط کے ماتحت تھے۔ ان میں سے دو بی۔ اے بیس مولوی فاضل ایک منشی عالم اور پندرہ انٹرنس پاس نوجوان ہیں۔ مفصل خطبہ جمعہ انشاء اللہ اگلے پرچہ میں شائع ہوگا۔ بیرونی جماعتوں کے احباب کو اس پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۶۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ شعبان سنہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

احراری دوسروں کے اموال غصب کر لینا یا تباہ کر دینا اپنا حق سمجھتے ہیں

احراریوں کے فتنہ انگیز ارادوں کا انکشاف

اخبار "زمیندار" اور "احسان" کے بعد سری نگر کے یوسف شاہی اخبار "اسلام" نے بھی احرار کانفرنس کے متعلق خامہ فرسائی کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے۔ اور گو اس نے بزعم خود یہ کوشش کی ہے۔ کہ کانفرنس کی اہمیت اور کامیابی ثابت کرے۔ لیکن دراصل اس نے کئی ایک ایسی باتیں لکھی ہیں۔ جو کانفرنس منعقد کرنے والوں اور اس میں شریک ہونیوالے اکثر لوگوں کے برے ارادوں اور گرے ہوئے اخلاق کی مظہر ہیں۔ مثلاً جہاں اس نے یہ غلط بیانی کی ہے کہ "جو لوگ اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ وہ اس فرد جرم کے گواہ ہیں۔ کہ قادیانیوں نے مسلمانوں کو پیاس کی تکلیف میں مبتلا کر دینے کے پیش نظر کنوئیں بند کر دیئے"۔ وہاں خود ہی یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "قادیانی اخبار بڑے فخر سے لکھتے ہیں کہ ریلوے سٹیشن سے لے کر جلسہ گاہ تک مرزائیوں کے جو کنوئیں احراریوں کو نظر آئے۔ ان میں سے انہوں نے خوب اچھی طرح پانی پیا۔ مرزائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ کسی پیاسے کو پانی پینے سے روکنا کسی فرد بشر کے بس کی بات نہیں۔ احرار نے اگر ان کنوؤں میں سے پانی پیا۔ تو اپنی ہمت سے پیا"۔

پھر اس "ہمت" کی تشریح یوں کی ہے۔ کہ "بخاری (عطاء اللہ شاہ) نے ڈنڈا دکھایا۔ وکزہ موسیٰ کی آیت اخیر تک پڑھی۔ تو قبلی کاشت کار کنواں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ بس اللہ اللہ خیر سلا"۔

گویا احراریوں نے ڈنڈے کے زور سے احمدیوں کے کنوؤں سے پانی پیا۔ اور کسی کی طاقت میں نہ تھا۔ کہ انہیں پانی پینے سے روک سکتا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ جب صورت حالات یہ تھی۔ تو پھر کنوئیں بند کر دینے کی شکایت کیسی۔ اگر احراریوں کو پیاس کی تکلیف میں مبتلا کر دینے کے پیش نظر کنوئیں بند کر دیئے گئے تھے۔ تو بخاری نے ڈنڈے کے زور سے کیوں نہ جاری کرا لئے۔ دراصل یہ لوگ آئے تو ڈنڈا بازی کے لئے ہی تھے۔ اور انہوں نے فتنہ و فساد پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش بھی کی۔ لیکن پولیس کے انتظامات کو دیکھ کر اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کی انہیں جرأت نہ ہو سکی۔ اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ نے اپنے امام کے ارشاد کے ماتحت سخت سے سخت اشتعال کی حالت میں بھی پر امن رہ کر احراریوں کی شرارتوں کے ہولناک نتائج کا سدباب کر دیا۔

ہم نے کنوئیں بند کر دینے کی شکایت کو غلط ثابت کرتے ہوئے لکھا تھا۔ "جلسہ میں آنے والے بیچارے بھوکے پیاسے جوق در جوق احمدیوں کے کنوؤں سے اپنی پیاس بجھاتے رہے۔ انہیں نہ صرف کسی نے روکا نہیں۔ بلکہ ان کے لئے ہر ممکن سہولت پیدا کی جاتی۔ پھر ان میں کے بعض لوگ حتیٰ کہ والنٹیرز کھیتوں میں سے گنے توڑتے رہے اور انہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھنے والے موقع پر موجود ہوتے لیکن باوجود اس کے کسی احمدی نے ان سے کوئی تعرض نہ کیا حالانکہ اس صریح چوری کے جرم میں انہیں گرفتار کرایا جا سکتا تھا"۔

اس کے متعلق چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ احراریوں سے تعلق رکھنے والا ہر شخص جلسہ میں شریک ہونے والوں کی اس قسم کی بے جا حرکات پر شرمندگی اور ندامت محسوس کرتا۔ اور ان کے گرے ہوئے اخلاق پر ماتم کرتا۔ لیکن برعکس نہند نام زنگی کافور کا مصداق اخبار "اسلام" اسے بہت بڑا کارنامہ قرار دیتا ہوا لکھتا ہے۔ "جب حضور علیہ السلام کے زمانہ میں لشکر اسلام نے یہود کے باغات میں سے کھجور کے درخت توڑ لئے۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ماقطعتم من لینۃ کی آیت نازل فرما کر اعلان کر دیا۔ کہ عسکری ضرورت کے لئے یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوا ہے۔ قادیان میں کھجور کے درخت تو نہیں تھے۔ اس لئے یہ سنت گنے اکھاڑ کر پوری کر لی گئی۔ یا یوں کہیئے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی پیشگوئی مرزا صاحب کے زمانہ میں پورے چمکارے کے ساتھ پوری ہو گئی"۔

قطع نظر اس سے کہ احراریوں کو ان مسلمانوں سے کسی لحاظ سے بھی قطعاً کوئی نسبت ہی نہیں دی جا سکتی۔ جن کے متعلق خدا تعالےٰ نے ماقطعتم من لینۃ کی آیت نازل فرمائی۔ یہ صاف طور پر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احراری کیسے فتنہ انگیز اور شرارت آمیز ارادے لے کر آئے تھے۔ اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کس قدر بے تاب تھے۔ اخبار "اسلام" کے الفاظ بتاتے ہیں۔ کہ احراریوں کے نزدیک احمدیوں کے اموال کو لوٹ لینا۔ ان کی املاک کو تباہ کر دینا۔ ان کی جائدادوں کو برباد کر دینا۔ ان کی فصلوں کو پائمال کر دینا بالکل جائز تھا۔ اللہ کے حکم کے مطابق تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا تھا۔ اور آپ کی پیشگوئی کو پورا کرنا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے جہاں ان ناپاک اور گندے ارادوں میں احراریوں کو کلیۃً ناکام و نامراد رکھ کر یہ ثابت کر دیا۔ کہ اس قسم کی قبیح حرکات کے متعلق اس نے کوئی حکم نہیں دیا۔ اس کے رسول نے کبھی انہیں روا نہیں رکھا۔ اور اسلام کا دامن ان سے کلیۃً پاک و صاف ہے۔ وہاں احراریوں کے ارادوں کو انہی کے ذریعہ ظاہر کر کے بتا دیا۔ کہ وہ درجہ انسانیت سے کس قدر گر چکے ہیں۔ پس "اسلام" نے احمدیوں کے کھیتوں سے بغیر اجازت گنے توڑ لینا جائز قرار دیتے ہوئے یہ اقرار کر لیا۔ کہ وہ تو احمدیوں کا سب کچھ لوٹ لینا اور تباہ کر دینا اپنا حق سمجھتے۔ اور عسکری ضرورت کے لئے اللہ کے حکم کے مطابق قرار دیتے ہیں۔ گویا احراریوں کا اسلام انہیں حکم دیتا ہے۔ کہ جس کے خلاف وہ کھڑے ہوں۔ اس کی ہر ایک چیز کو یا تو تباہ و برباد کر دیں۔ یا غصب کر کے اپنے قبضہ میں لے آئیں۔ اسی عقیدہ کے ماتحت انہوں نے قادیان کے قریب اجتماع کیا تھا۔ اور اسی کو عملی جامہ پہنانے کے ارادہ سے وہ آئے تھے۔ یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے انہیں اس منصوبہ میں خائب و خاسر رکھا اور وہ اپنے سروں پر خاک ڈالتے ہوئے جدھر سے آئے تھے۔ ادھر کو ہی چلے گئے۔ لیکن جو کچھ ان کے دلوں میں تھا۔ وہ ظاہر ہو گیا۔ اور یہ بھی پتہ لگ گیا۔ کہ جس کے بھی خلاف وہ کھڑے ہوں۔ خواہ وہ حکومت ہو۔ یا کوئی اور۔ اس کے متعلق وہ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ اس کی ہر چیز پر قبضہ کر لینا یا اسے تباہ کر دینا ان کے لئے جائز ہے۔ اور خدا کے حکم کے عین مطابق۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو نہایت ہی فتنہ انگیز اور امن شکن گروہ ثابت نہیں کر رہے۔ بلکہ اسلام کے منور چہرہ کو بھی داغدار بنا رہے ہیں

اور دنیا کے سامنے اسے نہایت ہی خوفناک شکل میں پیش کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اسلام تمام غیر مسلموں کے اموال کو ہتھیا لینا اور ان کی جائدادوں کو تباہ کر دینا۔ اور ان کے املاک کو برباد کر دینا جائز قرار دیتا ہے۔ اور احراری اسی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ احراریوں کو اس مقصد میں کامیابی ہو یا نہ ہو۔ اور یقیناً نہیں ہوگی۔ مگر اس سے یہ تو ظاہر ہے۔ کہ وہ اپنے اس گندے عقیدہ اور برے خیال کی وجہ سے اسلام کو سخت بدنام کر رہے ہیں۔ اور غیر مسلموں کی نظر میں اسلام کو وحشت اور درندگی سکھانے والا مذہب قرار دے رہے ہیں۔

احراری اخبار "اسلام" نے اپنے اسی عقیدہ کے ماتحت کہ احراریوں کو دوسروں کی ہر چیز سے مفت میں فائدہ اٹھانے اور اسے استعمال کرنے کا حق حاصل ہے۔ اور عسکری ضرورت کے لئے اللہ نے انہیں اس کی عملی اجازت دے رکھی ہے ان کا ایک اور بہت بڑا کارنامہ بھی پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے اپنی "عسکری ضرورت" کے ماتحت ریل گاڑی میں بلا ٹکٹ سفر کرنا اپنا حق سمجھا۔ اور "ایک لاکھ سے زائد جو لوگ احراری کانفرنس میں شریک ہوئے۔ ان میں سے بہت قلیل تعداد کے سوا باقی بے شمار انسان ٹکٹ لئے بغیر ہی منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ چنانچہ ایک لاکھ سے زائد تعداد ثابت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"تجربہ بتلا رہا ہے۔ کہ عظیم الشان اجتماعات کے موقعہ پر بے شمار انسان ٹکٹ لئے بغیر بھی منزل مقصود تک پہنچ جایا کرتے ہیں۔ اور انہیں چیک کرنے کی استطاعت ریلوے والوں کو کبھی میسر نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ یہ کوائف اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں۔ کہ قادیان میں جمع شدہ ٹکٹوں کی بناء پر مسافروں کا اندازہ لگانا بے معنی ہے"۔

گویا اس اجتماع میں شریک ہونے والوں کے بہت بڑے حصہ نے بغیر ٹکٹ سفر کیا۔ اور عسکری ضرورت کے ماتحت اسے خدا کے حکم کے ماتحت اپنے لئے جائز سمجھا۔

اگر احراریوں نے اپنا یہی طریق عمل رکھا۔ اور دوسروں کے متعلق عوام کو اسی طرح کھلم کھلا تلقین کرتے رہے۔ تو ملک کے امن و امان کا بالکل تباہ ہو جانا یقینی امر ہے۔ اور اس کا خمیازہ حکومت کو بھی پوری طرح بھگتنا پڑے گا۔ کیونکہ احراری اپنی عسکری ضرورت کے ماتحت حکومت کی ہر چیز پر قابض ہو جانا بھی اپنا حق سمجھتے ہیں۔ اور اسے اسلام کا حکم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت قرار دے کر عوام کو سخت گمراہی میں مبتلا کر رہے ہیں۔

امان اللہ خاں کے کارنامے

کابل میں امان اللہ خاں کا تسلط ایک عذاب الیم تھا۔ جو اس سرزمین پر بسنے والوں کے اعمال کی پاداش میں نازل کیا گیا۔ اس کشت وخون کے علاوہ جس سے کابل کی سنگلاخ زمین سرخ ہوگئی۔ امان اللہ خاں اور بھی کئی طریقوں سے مصیبت خیز ثابت ہوا۔ جنکا ذکر مدیر "انقلاب" نے اپنے ایک تازہ مضمون میں کیا ہے۔ اور چونکہ مدیر موصوف حال ہی میں سیاحت کابل کر چکے ہیں۔ اس لئے جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اس کے درست ہونے میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا۔

ان کا بیان ہے۔ کہ امان اللہ خاں نے دار الامان والی سڑک پر نوٹس لگوا دیا تھا۔ کہ اس پر کوئی ایسا مرد نہیں چل سکتا۔ جو سوٹ اور ہیٹ نہ پہنے ہو۔ اور کوئی ایسی عورت نہیں چل سکتی۔ جو برقعہ پوش ہو۔ اس نے لوگوں کو جبراً ہیٹ پہننے پر مجبور کیا۔ شرعی سلام کی بجائے ہیٹ اتار کر سلام کرنے کا طریقہ رائج کیا۔ پونے دو کروڑ روپیہ خزانہ سے یہ کہہ کر نکلوایا کہ کارخانے جاری کرنے کے لئے مشینیں خریدی جائینگی۔ لیکن مشینیں قرض پر لی گئیں۔ جن کا روپیہ ابھی تک موجودہ حکومت ادا کر رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ امان اللہ خاں طوفان بن کر کابل میں نازل ہوا۔ اور بگولے کی طرح بھاگ گیا۔ مگر ایسے اثرات چھوڑ گیا۔ جن پر کابل ہمیشہ ماتم سرا رہے گا۔

گاندھی جی کی نئی تحریک اور حکومت

گاندھی جی کا ایک تازہ اعلان اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی نئی تحریک "تنظیم دیہات" کے متعلق کہا۔ "گورنمنٹ بھی میری نئی تحریک کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ کیونکہ میں دیہات کو دوسروں کا محتاج ہونے سے بچاؤنگا۔ اور انہیں سوراجیہ کے لئے تیار کروں گا۔" اگر دیہاتیوں کی صحیح طور پر تربیت کی جائے۔ اور جن مشکلات میں وہ پڑے ہیں۔ ان سے انہیں نکالنے کی کوشش کی جائے۔ تو یہ نہایت اہم اور ضروری کام ہے۔ اور گورنمنٹ اس میں کوئی رخنہ اندازی نہیں کر سکتی۔ لیکن گاندھی جی کی گذشتہ زندگی بتاتی ہے۔ کہ دیہاتیوں کی تربیت محض اسلئے ہوگی۔ کہ ان کو حکومت کے مقابلہ کے لئے تیار کیا جائے۔ اور اگر فی الواقعہ انہیں دیہاتیوں میں نفوذ حاصل ہوگیا۔ تو حکومت کے لئے مقابلہ کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ مصیبت یہ ہے۔ کہ حکومت وقت پر توجہ نہیں کرتی۔ بلکہ صحیح مشورہ دینے والوں کی بھی پروا نہیں کرتی۔

لڑکیوں کی دینی تعلیم کا انتظام

آل انڈیا خواتین کانفرنس کی شاخ لاہور کا جلسہ حال میں زیر صدارت اہلیہ صاحبہ مسٹر لطیفی کمشنر مالیات پنجاب لاہور میں منعقد ہوا۔ مسٹر لطیفی نے نہایت اہم خطبۂ صدارت پڑھا جس میں عورتوں کی تعلیم کی ضرورت اور اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس بات پر اظہار افسوس کیا۔ کہ لڑکیوں کی تھوڑی بہت تعلیم کی جو درسگاہیں ہیں۔ ان میں مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔

لڑکیوں کی تعلیم کا مسئلہ روز بروز نہایت نازک صورت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ عام تعلیم نے جہاں لڑکوں کو مذہب سے بیگانہ کر دیا۔ اور ان میں کئی قسم کے عیوب پیدا کر دیئے ہیں۔ وہاں جو لڑکیاں تعلیمی میدان میں قدم رکھ رہی ہیں ان کی حالت بھی حوصلہ افزا نہیں۔ اور یہ بات تعلیم کے رستہ میں سخت روک بن رہی ہے۔ اگر دینی تعلیم و تربیت کا پورا پورا انتظام ہو۔ تو خطرات میں بہت کچھ کمی ہو سکتی ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ حکومت خاص توجہ کرے۔ لڑکیوں کے نصاب میں وہ باتیں داخل ہوں۔ جو ان کی آئندہ زندگی میں کام آنے والی ہوں۔ اور ساتھ ہی وہ مذہبی تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔

جماعت احمدیہ اس بارے میں خاص کوشش کر رہی ہے اور عام تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کا نصاب بھی اسنے لازمی قرار دیدیا ہے۔

حیدر آباد میں آریوں کا ستیہ گرہ

اگرچہ حکومت نظام نے آریوں کے ساتھ بے حد رواداری اور منصفانہ سلوک کیا۔ آریہ پرچارک طرح طرح کی دھمکیاں دیکر جب حیدر آباد میں گئے۔ اور انہوں نے لیکچر دیئے۔ تو کسی نے انہیں نہ پوچھا۔ اور وہ خود یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوگئے۔ کہ ریاست نے مختلف مذاہب کو مذہبی آزادی دینے کے متعلق جو اعلان کیا۔ وہ بالکل درست ہے۔ اور آریوں پر کوئی قاعدہ پابندی عائد نہیں کی گئی۔ اب آریہ اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ چنگوپہ میں جو سکندر آباد کے نزدیک ایک گاؤں ہے۔ آریہ سماجیوں نے پولیس کے حکم کے خلاف ستیہ گرہ شروع کر دیا ہے۔ اور وجہ یہ بیان کی جا رہی ہے۔ کہ ایک آریہ مسٹر بنسی لال نے آریہ سماج مندر میں مسلمانوں کے خلاف ایسے لیکچر دیئے۔ جنہیں پولیس بند کرنے پر مجبور ہوگئی۔

اگر لیکچر فرقہ وارانہ فتنہ پیدا کرنے والے نہ ہوتے۔ بلکہ آریہ دھرم کی خوبیوں پر مشتمل ہوتے۔ اور ان کی غرض آریہ دھرم کی فضیلت ثابت کرنا ہوتی۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ پولیس انکو روکدیتی۔ پولیس کے روکنے کی وجہ یہی ہوسکتی ہے کہ وہ لیکچر امن عامہ کے خلاف ہونگے۔ اس بناء پر آریوں کا ستیہ گرہ کرنا بتاتا ہے۔ کہ ان کی غرض شورش اور فتنہ پیدا کرنا ہے۔ اور وہ ایسے لوگوں کے اشاروں پر کام کر رہے ہیں۔ جو برٹش انڈیا میں سخت ناکامی کا مونہہ دیکھ کر اسلامی ریاستوں کے خلاف شرارت پھیلا رہے ہیں۔

احمدیہ پر اعتراضات کے جواب

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور "پیسہ اخبار"

جماعت احمدیہ اپنی قلت اور ہر لحاظ سے کمزوری کے باوجود اسلام کی جو سرفروشانہ خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ بے نظیر و بے مثال ہیں۔ اور ان کو دیکھ کر تعلیم یافتہ اور حقیقت شناس مسلمانوں میں اسے روز بروز زیادہ سے زیادہ وقعت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ وہ لوگ جو اس وقت تک بغض و عناد سے ملوث نہیں ہوئے۔ جب دیکھتے ہیں۔ کہ یہ مٹھی بھر جماعت روئے زمین پر واحد جماعت ہے جو اسلام کے علم کو چار دانگ عالم میں بلند کئے ہوئے ہے۔ تو وہ اعتراف و تحسین پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ لیکن جہاں یہ قبولیت ایک طرف احمدیت کی ترقی کے لئے رستہ صاف کر رہی ہے وہاں تنگ نظر اور دشمنان حق و صداقت کو زیادہ سے زیادہ نعل در آتش کرنے کا موجب ہو رہی ہے۔ اور وہ پورے زور کے ساتھ انصاف پسند اور دور بین طبقہ کو راہ ہدایت سے دور لے جانے کے لئے مصروف عمل ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کے لئے چونکہ حقائق پر پردہ ڈالنا اور واقعات کو جھٹلانا ناممکن ہے۔ اس لئے عجیب بے ڈھنگی باتیں کرتے رہتے ہیں۔

پیسہ اخبار کا اعتراض

ایسے ہی لوگوں میں سے اس وقت پیسہ اخبار لاہور پیش پیش ہے چونکہ اسے علمی طور پر اختلافی مسائل پر قلم اٹھانے کی اہلیت نہیں۔ اور خاموش رہنا بھی اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے۔ اس لئے لایعنی باتیں پیش کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ ۲۵ اکتوبر کے پرچہ میں اس نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے متعلق لکھا ہے:

"فرقہ مرزائیہ اشاعت اور تبلیغ اسلام کے نام پر ہزاروں لاکھوں روپیہ بے خبر مسلمانوں کی جیب سے چندہ وصول کر رہا ہے۔ ۔ ۔ ۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ تبلیغ فنڈ پر مرزائیوں نے انگلستان میں خوب ہاتھ رنگے۔ تجارتیں کیں۔ مالا مال ہو گئے۔ سادہ لوح مسلمان اندھا دھند اشاعت اسلام کے نام پر ان کو چندہ دیتے رہے۔ ۔ ۔ ۔ تبلیغ کے نام پر لاکھوں روپے ہندوستان کے راجے نوابوں سے چندہ جمع کر کے احمدی جماعت نے گذشتہ ۱۵ سال میں خوب مزے اڑائے۔"

صریح دروغگوئی

اس سے زیادہ جھوٹ۔ کذب آفرینی اور دروغگوئی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ جماعت احمدیہ نے تبلیغ و اشاعت اسلام کے نام پر لاکھوں روپے مسلمانوں سے وصول کئے۔ اور سادہ لوح مسلمان اندھا دھند اشاعت اسلام کے نام پر ان کو چندہ دیتے رہے ہیں ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ قادیان نے سادہ لوح مسلمانوں سے ہرگز کوئی پیسہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے وصول نہیں کیا۔ اور نہ ان کی خدمات راجوں مہاراجوں کی زیر بار احسان ہیں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید کے ماتحت مختلف دیار و امصار میں تبلیغ کا جو کام کر رہی ہے وہ خالصتہً اپنی قربانیوں اور ایثار سے کر رہی ہے۔ اور اس کے غریب مگر اسلام کے لئے درد رکھنے والے افراد اپنے بال بچوں کا اور اپنا پیٹ کاٹ کر یہ تمام اخراجات برداشت کرتے ہیں۔

احمدیوں کو چندے دینے والے خود کیوں مشن نہیں کھولتے

لیکن اگر "سادہ لوح مسلمان" اپنے علماء اور راہنماؤں کی اس قدر مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ کو "اندھا دھند" چندے دے رہے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ خود اپنے "مسلمانوں" کے کسی ادارہ کو یہ توفیق نہ ہوئی۔ کہ ہندوستان کے اندر ہی کوئی تبلیغی کام سرانجام دے سکتا جب ان کی سخاوت اور دریا دلی کے طفیل جماعت احمدیہ نے تبلیغ اور اشاعت کے اس قدر مراکز قائم کر دیئے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ غیر احمدیوں کے مشن اس وقت دنیا کے گوشہ گوشہ میں قائم ہوتے۔ اور چپہ چپہ پر پرچم اسلامی لہرا رہا ہوتا۔ لیکن جب حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل کوئی شخص اس اہم فریضہ کی طرف متوجہ ہی نہ تھا۔ اور عیسائیوں و آریوں کی اسلام پر یلغار کے مقابلہ میں کوئی جرنیل میدان میں نظر نہ آتا تھا۔ مسلمان کہلانے والے ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں عیسائی اور آریہ ہوتے جا رہے تھے۔ تو پھر کس قدر ظلم ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی خدمات اسلامی کو ایسے غلط رنگ میں پیش کر کے مخلوق خدا کو مغالطہ دینے اور جان بوجھ کر گمراہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ کہ یہ جماعت جو اسلامی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ وہ غیر از جماعت لوگوں کے اموال کے صدقہ میں ہے۔

پیسہ اخبار سے مطالبہ

ہم پیسہ اخبار سے یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان "سادہ لوح مسلمانوں" اور راجے نوابوں کے نام بتائے جنہوں نے تبلیغ و اشاعت اسلام کے نام پر لاکھوں روپے دیکر جماعت احمدیہ کو مالا مال کر دیا ہے۔ پیش کرے۔ ورنہ شرافت اور دیانتداری کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اپنے اس بیان کو واپس لے اور آئندہ ایسی دروغگوئی سے باز رہے۔

قرآن کریم سے ناواقفیت

"پیسہ اخبار" نے ایک نہایت ہی عجیب بات جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے یہ لکھی ہے۔ کہ "ان لوگوں کو سوچنا چاہیئے کہ ۱۲½ سو سال کے اندر دنیا میں ۷۰ کروڑ مسلمان ہو گئے ہیں۔ کیا یہ تمہارے باوا کی تبلیغ جاری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد سے چار دانگ عالم میں اسلام کو سرفراز کیا ہے حق تو یہ ہے۔ کہ اسلام اور اس کی تبلیغ و اشاعت کا خود خداوند کریم حافظ ہے۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ مرزائی جماعت کی حقیقت ہی کیا ہے۔ کہ وہ اشاعت اسلام کا دعوےٰ کر سکے"۔

گویا بقول "پیسہ اخبار" اس وقت دنیا میں جو ستر کروڑ مسلمان ہیں۔ وہ خود بخود اسلام لے آئے ہیں اور کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے کسی انسانی جماعت کو جدوجہد کرنے کی ضرورت نہیں حالانکہ یہ بات قرآن پاک کے صریح احکام بلکہ تاریخ اسلام کے موٹے موٹے واقعات اور اس سے بھی بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے نہایت نمایاں پہلوؤں سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔

اگر تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے خداوند کریم کا خود حافظ ہونے کے یہی معنے ہیں۔ تو قرآن کریم میں ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر کا جو ارشاد ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا اس میں یہ نہیں کہا گیا۔ کہ ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے۔ جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے۔ اور برائیوں سے منع کرے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواہ مخواہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے اس قدر مصائب جھیلے اور اس قدر تکالیف اٹھائیں۔ جن کے ذکر سے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر خداوند کریم کے اسلام کے محافظ ہونے کے یہی معنے ہیں۔ کہ مسلمان کچھ نہ کریں۔ اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہیں۔ تو سب سے اول رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چاہیئے تھا۔ کہ اپنے عمل سے اس کا ثبوت دیتے۔ اور پھر صحابہ کرام جنہوں نے آپ سے فیض صحبت حاصل کیا۔ ان پر لازم تھا۔ کہ اپنی جانیں اور اپنے اموال اشاعت اسلام میں صرف نہ کرتے۔ پھر ان بزرگان سلف کو جو نور اسلام کو لے کر مختلف ممالک میں پہنچے۔ اور اپنی قوت قدسیہ سے لوگوں کو حلقہ بگوش

اسلام کرتے رہے۔ جنہوں نے اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے اپنے اوطان کو ترک کیا۔ اپنے بال بچوں اور خویش و اقارب سے مفارقت گوارا کی۔ اور اپنے آرام و آسائش کو ترک کر دیا۔ انہیں ہی کم سے کم یہ سمجھنا چاہیئے تھا۔ کہ یہ غیر ضروری مصیبت اٹھانے کا کیا فائدہ۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا تو خود خداوند کریم محافظ ہے۔ مگر کسی نے ایسا نہیں سمجھا۔ اور آج اس بات کا انکشاف کا فخر پیسہ اخبار کو حاصل ہوا ہے۔

اللہ تعالےٰ کی حفاظت کا مطلب

بے شک ہم مانتے ہیں۔ کہ تبلیغ و اشاعت اسلام کا خداوند کریم محافظ ہے۔ لیکن کیا دنیا کا کوئی ایسا کام بھی ہے۔ جس کی حفاظت اس نے مدیر "پیسہ اخبار" کے سپرد کر رکھی ہے۔ ہر ایک ذی روح کو رزق پہنچانا۔ ان کی زندگی کے اسباب مہیا کرنا۔ حتیٰ کہ انسان کی پیدائش وغیرہ کا خدا تعالیٰ ہی محافظ ہے۔ لیکن کیا کوئی ایسا شخص جو اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالنے سے محض اس وجہ سے بے پروا ہے۔ کہ خداوند کریم سب کا محافظ ہے۔ باہوش سمجھا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر بات کے لئے قانون مقرر کر دیئے ہیں۔ ان پر چلنے سے ہی انسان اس کی حفاظت سے مستفید ہو سکتا ہے۔ ہر انسان کا رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ لیکن اس بات کو ماننے کے باوجود مدیر صاحب "پیسہ اخبار" کیوں ملازمت کی تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اور کیوں رات دن جھوٹ سچ لکھ لکھ کر کالم کے کالم سیاہ کرتے رہتے ہیں۔ وہ آرام سے اپنے گھر بیٹھے رہیں۔ اور خدا کی حفاظت سے فائدہ اٹھائیں ؁

کس قدر شرم کا مقام ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات کا اعتراف کرنے کی اخلاقی جرأت کے فقدان کے باعث اس قدر مغالطہ دہی سے کام لیا جاتا ہے اور محض ندامت اور اپنے فرض کی ادائیگی سے مجرمانہ تغافل اور کوتاہی پر پردہ ڈالنے کے لئے مسلمانوں کو ایسا بیہودہ سبق دیا جاتا ہے۔ جو ان کی قوت عملیہ کو جو پہلے ہی بمنزلہ صفر کے ہے۔ بالکل ضائع کر دینے والا ہے۔ اور انہیں اسی غفلت میں پڑے رہنے کی ہدایت کی جا رہی ہے۔ جو ان کی تمام تباہیوں کی ذمہ وار ہے ؁

جماعت احمدیہ کا عجز و انکسار

جماعت احمدیہ کو یہ دعوےٰ نہیں۔ کہ وہ جو کچھ خدمت دین کر رہی ہے۔ وہ اپنی طاقت اور ہمت کی بنا پر کر رہی ہے۔ بلکہ وہ یقین رکھتی ہے۔ کہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔ اور آئندہ بھی ہمیں جو خدمات کرنے کی توفیق حاصل ہوگی۔ محض اس کے فضل و کرم سے ہی ہوگی لیکن کسی فخر یا استبداد کے طور پر نہیں۔ بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر ہم یہ کہنے سے نہیں رہ سکتے۔ کہ اس فضل و کرم اور تائید کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس وقت صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو ہی مخصوص کر دیا ہے۔ اور باقی تمام مسلمان کہلانے والے اس سے محروم ہو چکے ہیں۔ وہ خواہ کسقدر بھی کوشش کریں۔ انہیں قطعاً کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ جب تک کہ اس زمانہ کے مامور کے جھنڈے تلے آ کر دینی جہاد میں شریک نہ ہونگے ؁

فضیلت اسلام

تمام مذہبی اور قومی پیشواؤں کا احترام

کامل مذہب

اسلام سے قبل دنیا کے اخلاق اس کا تمدن اور معاشرت بہت ہی بگڑ چکی تھی۔ ایسے وقت میں اسلام نے آ کر گرے ہوئے تمدنی نظام اور پست اخلاق کو از سر نو درست کیا۔ اور اپنے عالمگیر ہونے کا دعوےٰ کرتے ہوئے دنیا کے سامنے ایسی تعلیم پیش کی جو کامل ترین ہے۔ اور تمام ان گذشتہ تعلیموں سے جو کہ بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے وقتاً فوقتاً آتی رہیں اس نے اس تعلیم کی کاملیت اور افضلیت کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا یعنی اسلام ایک کامل شریعت ہے۔ اور تمام تعلیموں سے افضل اور یہ آخری تعلیم ہے جو نوع انسان کی ہدایت اور اس کے رشد کے لئے نازل کی گئی۔ اب اسلام میں کوئی تبدل و تغیر نہ ہوگا۔ چنانچہ اس کامل اور افضل تعلیم کا ایک کرشمہ دنیا نے یہ دیکھا کہ نہایت قلیل عرصہ میں اس نے حیرت انگیز ترقی کی ایک بے مثال اثر پیدا کر دیا۔ اور ایک لاثانی تبدیلی کر دی

ملک عرب کی اصلاح

اس سے قریباً ۲۳ سال کے قلیل عرصہ میں تمام ملک عرب کی اصلاح ہو گئی۔ وہ ملک جو اخلاق اور تمدن کے لحاظ سے نہایت پستی کی حالت میں تھا۔ اور سب سے ادنےٰ خیال کیا جاتا تھا۔ جس کے باشندے وحشت اور خونخواری میں مشہور تھے۔ اور جہاں تہذیب اور اخلاق عنقا خیال کئے جاتے تھے۔ اسلام کے ذریعہ وہ ملک نہ صرف یہ کہ خود مہذب و متمدن اور با اخلاق بن گیا۔ بلکہ ارد گرد کے ممالک کو اس سے تمدن اور تہذیب سیکھنی پڑی۔ اسلام کی تعلیم نے نہ صرف عرب کی سرزمین کو اپنی شعاعوں سے منور کیا۔ بلکہ اس کے بعد اپنی صداقت کا اثر تمام دنیا پر قائم کیا۔ اور صدیوں سے مٹے ہوئے اخلاق کو۔ برسوں سے ناپید شدہ تہذیب کو از سر نو قائم کر کے انسانوں کو حقیقی معنوں میں انسان بنا دیا۔

اسلام کا زرین اصل

اسلام نے اپنے کامل اور افضل مذہب ہونیکا ایک بردست ثبوت یہ پیش کیا ہے کہ دنیا کو قیام امن کے متعلق ایسا گر بتایا ہے جو نہایت ہی اعلےٰ ہے۔ اسلام نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر اس اصل کو دنیا کے سامنے رکھا۔ کہ بانیان مذاہب اور قومی رہنماؤں کی تعظیم ہر ایک انسان پر لازمی ہے۔ اور مسلمانوں کو یہ حکم دیا۔ کہ تم اس وقت تک کامل مسلمان نہیں کہلا سکتے جب تک تمام برگزیدوں اور رسولوں کی صداقت کا اقرار نہ کرو۔ اگر کسی ایک نبی کا بھی انکار کروگے تو خدا کی رحمت کے وارث نہیں بن سکتے۔ ایک رسول کا انکار سب رسولوں کا انکار سمجھا جائیگا چنانچہ فرمایا۔ لانفرق بین احد من رسلہ تم یہ کہو کہ اللہ تعالےٰ کے مبعوث کردہ تمام رسولوں اور نبیوں پر ایمان لانے میں ہم کسی میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ بلکہ سب کو مانتے اور انکی تعظیم اور احترام کرتے ہیں۔

اس میں حقیقی اور کامل مسلمان کی یہ تعریف بتائی گئی ہے کہ وہ تمام راستبازوں کو اپنا پیشوا یقین کرے۔ اور انکی عزت و توقیر کرنا اپنا فرض سمجھے۔

پھر فرمایا۔ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کہ دنیا میں ایسی کوئی قوم نہیں جس میں اللہ نے کوئی برگزیدہ مبعوث نہ کیا ہو اور اسکی اصلاح اور رہنمائی کے لئے کوئی نذیر نہ آیا ہو

پھر فرمایا۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت کہ ہم نے ہر امت اور ہر قوم میں پیغامبر بھیجے۔ جنہوں نے لوگوں کو یہ تعلیم دی۔ کہ تم خدا تعالےٰ کے پرستار بنو اور شرک سے بچو۔

پس اسلام کی اس زرین اور سنہری تعلیم کے مطابق ایک مسلمان کیلئے تمام قوموں کے پیشوا اس کے اپنے پیشوا ہیں۔ اور تمام ملکوں کے رسول اور بانیان مذاہب اس کے اپنے ہادی اور رسول ہیں۔ اسلام کی تعلیم پر چلتے ہوئے اس پر کاربند ہوتے ہوئے وہ کسی قوم کے پیشوا کی ہتک کر ہی نہیں سکتا۔ نہ اپنے قول سے نہ فعل سے۔ کیونکہ اگر وہ کسی قوم کے ہادی اس کے رہبر و راہنما اور اس کے پیشوا کی ہتک کرتا ہے۔ تو وہ یقیناً اپنے پیشوا کی ہتک کرتا ہے قرآن مجید کے رو سے وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور اسلام کی تعلیم سے وہ انحراف اور روگردانی کرنیوالا ہے۔

اسلام کا یہ اصل ایسا زرین اور سنہری ہے کہ تمام دنیا کے صداقت پسند اگر اس پر اپنی عقیدت کے پھول نثار کریں تو روا ہے۔

ہندوستان کی مکدر فضا کا واحد علاج

اسوقت ہندوستان کی فضا جو مکدر ہو رہی ہے۔ اور مذہبی منافرت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اسکی یہی وجہ ہے کہ لوگ اسلام کی اس زرین

گوشوارہ کارگذاری جماعتہائے انصاراللہ بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۴ء

ماہ اگست ۱۹۳۴ء میں ۶۰ جماعتوں نے باقاعدہ کام کر کے رپورٹ بھیجی تھی لیکن اس ماہ ۷۰ جماعتوں نے کام کی رپورٹ بھیجی ہے۔ نیز اس ماہ میں رپورٹیں پہلے سے زیادہ خوش کن موصول ہوئی ہیں۔ ماہ اگست میں انصاراللہ کے ذریعہ سے بیعت کرنے والوں کی تعداد ۱۳ تھی۔ ماہ ستمبر میں ۳۱ اشخاص بذریعہ انصاراللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتیں ہیں جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اگر سب دوست متحد ہو کر اپنی اپنی جگہ تبلیغ میں مشغول ہو جائیں تو اس سے بھی زیادہ خوش کن نتائج ایک قلیل عرصے میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ میں پوری امید رکھتا ہوں۔ کہ تمام دوست جو انصاراللہ کی تحریک میں شامل ہیں اور جو نہیں ابھی شامل ہوئے وہ بھی اس تحریک میں شامل ہو کر تبلیغ میں باقاعدگی اختیار کریں گے۔ اور اپنے کام کی ماہواری رپورٹ مجھے بھیجتے رہیں گے۔ تا میں ان کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر کے دعا کی درخواست کروں۔ ❖

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

نام جماعت	حلقہ تبلیغ	تعداد انصار اللہ	تعداد تعلیمی اجتماع	تعداد افراد زیر تبلیغ	اشتہارات پمفلٹ	پبلک جلسے یا مباحثے	تعداد دورے	زیر تبلیغ تعداد دیہات	تعداد نو مبایعین
قادیان	یوم التبلیغ کے موقعہ پر ۶ ہزار ٹریکٹ "امام الزمان" اور تین صد پوسٹر شائع کر کے تقسیم کئے گئے۔ ہر ایک وفد کو ایک ایک گاؤں دیا گیا ہے جس میں وہ مستقل طور پر تبلیغ کرتے ہیں۔								
حلقہ محلہ									
دارالفضل									
حلقہ محلہ دارالرحمت	گورداسپور	۸۵	۰	۰	۸۰۰	۰	۱۵	۵	۲
حلقہ مسجد اقصیٰ	″	۶۳	۰	۱۹	۴۱۰	۳	۴	۲	۱
برہمن بڑیہ	بنگال	۹	۴	۱۳	۶۰	۰	۰	۱	۱
چک ۹۹ شمالی ضلع شاہ پور	شاہ پور	۸	۰	-	۱۵	۰	۰	۲	-
آنبہ	شیخوپورہ	۱۵	۲	۸۰	۱۰	۰	۰	۹	۰
ڈسکہ	سیالکوٹ	۱۶	۲	۷۳	۳۰	۱	۰	۲	۱
گنج	لاہور	۱۴	۲	۲۰	۰	۱	۰	۰	۰
چک ۳۰/۱۰-۱۱	منٹگمری	۱۴	۳	۱۵۹	۶۶	۰	۰	۱۰	۰
میانوالی خانانوہا									
کوٹ باجوہ	سیالکوٹ	۱۰	۲	۵۵	۲۵	۰	۰	۵	۰
کلیان پور	لائل پور	۷	۴	۳۰	۱۰۰	۰	۰	۳	۰
بنگہ	جالندھر	۲۰	۴	۰	۲۰۰	۰	۸	۱۲	۰
احمدی پور	جہلم	۹	۳	۲۲۴	۳۸	۲	۰	۴	۰
کھیوہ والی	گوجرانوالہ	۶	۱	۳	۲	۰	۰	۳	۱
موسیٰ والہ	سیالکوٹ	۱۲	۰	۳۵	۲۰	۰	۰	۰	۰
عزیز پور دگری	″	۳	۰	۷۲	۰	۰	۰	۷	۰
کریام	جالندھر	۱۷	۰	۹۰	۳۰۰	۳	۴	۴	۰
صریح دگوڑہ	″	۸	۱	۲۰	۴	۰	-	۷	۰
شاہدرہ	شیخوپورہ	۱۱	۲	۵۳	۱۰۰	۰	۰	۰	۰
پٹیالہ	پٹیالہ	۶	۰	۶۶	۵	۰	۰	۲	۰
ملتان	ملتان	۲۳	۴	۰	۱۸	۰	۰	۰	۰
گٹھیالیاں	سیالکوٹ	۲۱	۱	۱۳۴	۳۵	۱	۰	۷	۰
سری نگر	کشمیر	۱۳	۳	۴۱	۲۱۵	۳	۰	۹	۱۲
لائل پور	لائل پور	۲۰	۲	۱۴۳	۳۰۰	۱	۰	۴	۱
ادرحمہ	شاہ پور	۸	۳	۱۶	۰	۰	۲	۳	۳
احمدیہ بنگ مین	سندھ	۱۶	۳	۳۲۰	۲۰	۰	۰	۱۳	۰
ایسوسی ایشن فیروزپور	فیروزپور	۹	۲	۰	۱۰۷۵	۰	۰	۰	۰
سکاکھ گڑھ	ہوشیارپور	۱۶	۴	۴۰	۱۰۰	۰	۲	۴	۲
چک ۱۱۶ جنوبی	شاہ پور	۵	۲	۳	۰	۲	۰	۳	۰
چک چوہدری	لائل پور	۴	۰	۷	۰	۰	۰	۰	۰
ٹمن	جالندھر	۴	۴	۰	۰	۱	۰	۴	۰
تہال	گجرات	۷	۰	۱۲	۲۵		۷	۳	۰
کریم پور	جالندھر	۱۰	۷۰	۱۱۴	۱۰	۱	۰	۴	۲
بھاگا بھٹیاں	گوجرانوالہ	۱۱	۴	۱۲۹	۰	۱	۰	۸	۱۰
پریم کوٹ	″	۱۱	۰	۲۷۰	۰	۰	۰	۸	۰
وزیر آباد	″	۳	۰	۷۰	۲۵	۰	۰	۳	۰
ننکانہ صاحب	شیخوپورہ	۳	۰	۱۲۳	۱۷	۰	۰	۲	۱
شاہجہانپور	یو۔پی	۶	۲	۰	۵۰	۱	[illegible]	۲	۰
کڑیال	امرتسر	۸	۴	۷۱۰	۵۰	۳	۰	۱۵	۰
چارکوٹ راجوری	جموں	۱۸	۱	۳۵	۶۷	۱	۰	۷	۵
مانسہ	پٹیالہ	۴	۰	۱۱	۰	۰	۰	۰	۰
ڈہری والہ	گورداسپور	۹	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰
لکھنؤ	یو۔پی	۶	۴	۰	۹۲۵	۰	۰	۱	۰
ٹوپی	پشاور	۱۵	۰	۳۰	۱۵	۰	۰	۵	۰
کلکتہ	بنگال	۱۵	۶	۵۰	۲۸۰۰	۷	۰	۰	۰
چانگریاں	سیالکوٹ	۲۸	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰
سنگرور	پٹیالہ	۹	۲	۰	۱۰۰	۰	۰	۱	۰
پائل	″	۴	۲	۱۲۰	۰	۰	۰	۰	۰
دہرم کوٹ بگہ	گورداسپور	۱۵	۲	۰	۰	۱	۱	۲	۰
پیرکوٹ	گوجرانوالہ	۵	۱	۴۰۵	۴۵	۰	۰	۵	۰
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۰	۴	۲۰۱	۰	۱	۲	۰	۰
جہلم	جہلم	۱۴	۳	۷۱	۰	۱	۲	۳	۰
لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ	سیالکوٹ	۲۵	۱	۱۲۵	۶۵	۰	۰	۲	۰
حافظ آباد	گوجرانوالہ	۱۰	۰	۲۷	۰	۰	۰	۳	۱
بھوماں وڈال	امرتسر	۵۰	۷	۵۱	۲۰	۲	۱	۱	۰
لجنہ اماء اللہ حیدرآباد	دکن	لجنہ اماء اللہ کے ہفتہ وار اجلاس باقاعدہ منعقد کئے جاتے ہیں اور احمدیت کے متعلق مضامین سنائے جاتے ہیں۔							
لجنہ اماء اللہ دہلی	دہلی	لجنہ اماء اللہ کے اجلاسوں میں احمدیت کے متعلق مضامین سنائے جاتے ہیں۔ ایک جلسہ بابو غلام حسین کے مکان پر منعقد کیا گیا بابو صاحب موصوف نے سامعین کو ٹی پارٹی دی۔							

مقام	ضلع								
اکھنور	جموں	۵	۰	۵	۰	۰	۸	۹	۱۰
لاہور بیرون دہلی و بھاٹی دروازہ	لاہور	۱۴	۱	۶۷	۶۴۰	۱	۰	۱	۲
گڑھی شاہو	لاہور	۱۵	۰	۱۹	۱۵۰	۰	۰	۲	۱
باغبانپورہ	"	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰
پھیروچیچی	گورداسپور	۳۳	۱	۲۰۰	۲۶۵	۰	۰	۱۰	۰
صالح نگر	یو۔پی	۱۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴	۰
عالم گڑھ	گجرات	۷	۱	۵۴	۴۰	۱	۴	۴	۰
اجنالہ	امرتسر	۳	۰	۹	۰	۰	۰	۲	۰
دہلی	دہلی	۱۵	۱	۵۹	۱۰۰۰	۰	۰	۵	۰
محمود آباد فارم	حیدرآباد سندھ	۸	۲	۰	۰	۰	۰	۱	۰
حسن پور کلاں	ہوشیارپور	۱۲	۰	۴۰	۰	۱	۰	۱۷	۲
نواب شاہ	حیدرآباد سندھ	۴	۱	۱۲	۵۵۰	۰	۰	۰	۰
تیجہ کلاں	گورداسپور	۸	۱	۲۴	۱۵	۱	۰	۱	۰
ماہی بھان	حیدرآباد سندھ	۸	۰	۴۵	۲	۰	۰	۶	۰
لالہ موسیٰ	گجرات	تبلیغی ٹریکٹ پیغام حق کے ذریعہ سے لوگوں میں تبلیغ کی گئی۔ اور یوم التبلیغ کے موقعہ پر سب دوستوں نے اپنے اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کی۔							
کراچی	سندھ	ماہ ستمبر میں ٹریکٹ "کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں؟" دو ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ ۰۰ ۱ غیر احمدیوں کو بذریعہ بک پوسٹ روانہ کیا گیا۔ لوگ احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔							
سیالکوٹ	سیالکوٹ	انصار اللہ کے ہفتہ واری اجلاس باقاعدہ منعقد ہوتے ہیں۔ ان کی آئندہ باقاعدگی کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت امیر جان محمد صاحب کی امارت میں جماعت کا قدم پہلے سے زیادہ تیز ہے۔ لیکن پھر بھی جماعت آپ کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی محتاج ہے۔							
پکھواں	گورداسپور	اب تبلیغ کا کام آپ کی ہدایت کے مطابق باقاعدہ شروع کر دیا گیا ہے انفرادی طور پر بھی تبلیغ ہوتی رہتی ہے یوم التبلیغ کے موقعہ پر بھی دوستوں نے اپنے اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کی۔							
سامانہ	پٹیالہ	۱۶	۳	۵۰	۰	۰	۰	۱	۰
کاٹھاں	ہوشیارپور	۹	۱	۵۱	۰	۰	۰	۳	۰
بچوں کی انصار اللہ گوجرہ	لائل پور	۱۰	۱	۰	۵۰	۱	۰	۰	۰
اجمیر	ہوشیارپور	۲	۱	۲۳	۲	۱	۲	۳	۰
لالہ موسیٰ	گجرات	تبلیغ باقاعدہ کی جاتی ہے۔ اور تبلیغی ٹریکٹ بھی لوگوں کو پڑھوائے اور سنائے جاتے ہیں۔							

اکھنور ریاست جموں میں انصار اللہ کی تنظیم

مرزا محمد عنایت اللہ صاحب سکرٹری اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت انصار اللہ قائم کی گئی ہے اور لائحہ عمل انصار اللہ کے مطابق کام شروع کر دیا گیا ہے۔ پہلے ماہ کی ماہواری رپورٹ ارسال خدمت ہے۔ آئندہ باقاعدہ تبلیغی کام کر کے رپورٹ بھیجی جایا کرے گی۔ (ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

احراریوں کا ایک نمائندہ عیسائی

ہندوستان کے مختلف طبقات کی نمائندہ مجالس۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس۔ اور آل انڈیا ہندو مہا سبھا نے جہاں ہر ایک حلقہ انتخاب میں سے صوبجاتی و مرکزی کونسلوں کے لئے اپنے اپنے امیدوار کھڑے کئے۔ وہاں آل انڈیا مجلس احرار نے بھی "آٹھ کروڑ فرزندان توحید" کی نمائندگی کا فرض ادا کرتے ہوئے ایک امیدوار وسطی پنجاب کے اسلامی حلقہ انتخاب میں سے اسمبلی کے لئے کھڑا کیا۔ اور چونکہ بعض "کوتاہ بین" نظروں میں مجلس احرار کی آل انڈیا نمائندگی کا یہ ثبوت سرمایہ تحقیر و تضحیک ہو رہا تھا۔ لہذا اس کمی کو پورا کرنے کی غرض سے ہندوستان میں کم از کم ایک احراری امیدوار کا اضافہ ضروری سمجھا گیا چنانچہ بڑے غور کے بعد ملک عنایت اللہ صاحب کو حلقہ بار و درخانہ کی طرف سے لاہور میونسپل کمیٹی کا امیدوار نامزد کیا گیا۔ لیکن نامزدگی کی درخواست پر فریق مخالف کی طرف سے اعتراض کیا گیا۔ کہ مجلس احرار کے یہ نمائندہ صاحب سرے سے مسلمان ہی نہیں ہیں۔ بلکہ عیسائی ہیں۔ اس سلسلہ میں چند معزز مسیحی صاحبان کی نہایت سنسنی خیز شہادتیں پیش کی گئیں۔

چنانچہ سب سے پہلے ریورنڈ سائیں داس صاحب نے بیان کیا۔ کہ میں نے راولپنڈی میں ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو مسٹر عنایت اللہ کو بپتسمہ دے کر عیسائی کیا۔ چنانچہ ریورنڈ موصوف نے اپنے دعوے کی دلیل میں گرجے کا رجسٹر پیش کیا۔ پھر ریورنڈ ٹھاکر داس نے بیان کیا۔ کہ ملک عنایت اللہ ۱۹۳۰ء سے لے کر جولائی ۱۹۳۴ء تک گرجا نولکھا کا ممبر رہا۔ اور برابر چندہ دیتا رہا۔ پھر فورمین کرسچن کالج کے پروفیسر ریورنڈ ڈٹ لاک صاحب نے بیان کیا کہ آج سے صرف دو روز پہلے یعنی ۲ نومبر ۱۹۳۴ء کو ملک عنایت اللہ مجھ سے ملا۔ اور کہا کہ میرے لڑکے کو کالج کی تھرڈ ایر کلاس میں داخل ہونے کی اجازت دلوا دو۔ میں نے لڑکے کی درخواست دیکھی تو اس پر اس نے اپنا مذہب مسلمان لکھا تھا۔ میرے پوچھنے پر عنایت اللہ نے کہا کہ لڑکا تو مسلمان ہے۔ مگر میں تو عیسائی ہوں۔ پھر فورمین کرسچن کالج کے پرنسپل مسٹر دتا نے کہا۔ کہ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۳۴ء تک ملک عنایت اللہ ہمارے کالج کے سٹاف کا ممبر تھا۔ کہیں جگہ تخفیف میں آجانے کے باعث انہیں علیحدہ کر دیا گیا۔ اس پر عنایت اللہ نے ایک اپیل لکھ کر میرے پاس بھیجی۔ اس میں لکھا تھا کہ میں نے اسلام چھوڑ کر عیسائی مذہب قبول کیا لیکن چھ سال تک کالج کی خدمت کرنے کے بعد مجھے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ اسی طرح مسٹر نیوٹن اسسٹنٹ سیکرٹری سینٹ جان کرسچن ریلیف اینڈ تھرفٹ سوسائٹی ہماں گنبد باغ لاہور نے بیان کیا کہ ہماری سوسائٹی صرف عیسائی ممبر ہوسکتے ہیں اور ہم غیر عیسائیوں کو قرض نہیں دیتے۔ ملک عنایت اللہ نے مختلف اوقات میں سوسائٹی سے قرض لیا۔ میں اسے مدت سے عیسائی جانتا ہوں۔ اور وہ ہمیشہ اپنا مذہب عیسائی ظاہر کرتا ہے پھر مسٹر حبیب ہیڈ کلرک دفتر ایجنٹ ریلوے نے بیان دیا کہ وہ اور ملک عنایت اللہ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں نولکھا کے گرجے میں ایک ہی بنچ پر بیٹھے عبادت میں شامل ہوئے تھے۔

ان تمام شہادتوں کے جواب میں پروفیسر عنایت اللہ نے کہا۔ کہ مجھے ایف سی کالج میں نوکری سے برطرفی کا ڈر دے کر عیسائی بنا لیا گیا تھا۔ اور یہ کام میں نے نوکری کی خاطر کیا تھا۔ مگر حقیقت میں مسلمان تھا۔ عدالت نے بعد سماعت پروفیسر صاحب کے کاغذات نامزدگی مسترد کر دئے۔

اس سے ظاہر ہے کہ احراریوں کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ورنہ وہ ایک اسلامی حلقہ میں سے ایک عیسائی کو بطور مسلمانوں کا نمائندہ نہ کھڑا کرتے۔ (نامہ نگار)

مسلمانوں کا اتحاد

(رقم زدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

جناب شوکت تھانوی نے لکھنؤ کے ایک جلسہ میں ایک نظم پڑھی جس میں انہوں نے احمدیوں کی خدمات اسلام کا اعتراف کرتے ہوئے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان تعلقات کی بناء اور اصلیت کا اظہار اس شعر میں کیا ہے۔

جس کے ہم سودائی ہیں خود اسکے شیدائی ہیں یہ
یہ ہی رشتہ ہم سے ہے جس رشتہ سے بھائی ہیں یہ

مسلمانوں میں آج ستر نہیں کئی سو فرقے بن چکے ہیں۔ اور ان تمام فرقہ بندیوں کی بنا بعض عقائد کے اختلاف پر ہے۔ اور ہر فرقہ کا یہی دعوی ہے کہ از روئے عقائد وہی سچے مسلمان ہیں۔ باقی کے لوگ گو مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور ان میں ایک حد تک اسلامی تمدن اسلامی رسوم اسلامی روایات اور بعض اسلامی عقائد و عملیات پائے جاتے ہوں۔ تب بھی ان صحیح عقائد پر نہ چلنے کی وجہ سے جو ہم رکھتے ہیں۔ وہ حقیقی اور سچے مومن نہیں۔ اور ہم نماز میں ان کو اپنا پیش امام نہیں بنا سکتے۔ یا ان میں بیاہ شادی کرنے میں خطرہ سمجھتے ہیں عقائد کا معاملہ ایسا ہے جس میں ہم کسی کو مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ اپنے عقائد کو چھوڑ کر ہمارے ساتھ ہو جائے۔ مثلاً سر آغا خاں کو جو مسلمانوں کے واسطے بہت قابل قدر سیاسی خدمات کر رہے ہیں ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ آپ مسلمانوں کے سیاسی نمائندے نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کے مرید آپکو ایسا کچھ یقین کرتے ہیں یہ ان کے اور ان کے مریدین کے درمیان عقائد کا معاملہ ہے۔ ہاں حسن اخلاق نرمی اور محبت سے ہم سب تو تبلیغ کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ ظاہر ہے۔ کہ اہل اسلام پر ظاہری اور باطنی مصائب جو اس زمانہ میں پڑ رہے ہیں۔ اور غیر مسلموں کی طرف سے سیاسی اور مذہبی حملے خوفناک طور پر ہو رہے ہیں۔ ان سے بچاؤ کے واسطے ان تمام فرقوں کا جو اپنے آپ کو مسلم کہتے ہیں۔ آغا خانی ہوں یا بوہرے یا شیعہ یا دیوبندی یا پرانے طرز کے مقلد یا نیچری سب کو متحد اور متفق ہونا ضروری ہے۔ دنیا میں کبھی دو شخصوں میں تمام باتوں میں یک رنگی اور کامل اتحاد نہیں ہوا۔ ہر ایک شخص کی شکل عادات قوٰی جدا ہوتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے خیالات اور رائے بھی ایک حد تک جدا ہوتی ہے۔ اتحاد ہمیشہ بعض امور میں ہوتا ہے۔ ان اصول کے ماتحت مسلمانوں میں اتحاد اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ تمام کلمہ گو اہل قبلہ جو ہندوستان میں ہیں۔ اپنے سیاسی اور ملکی حقوق کی حفاظت کے واسطے متحد ہو جائیں۔ اور اپنے مطالبات کو یک جائی طور پر پیش کر کے اپنی طاقت کو بڑھائیں۔ احمدیوں کا ہمیشہ سے یہی طریق رہا ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کی ہر طرح سے امداد کریں۔ اور دوسری قوموں کے مقابلہ میں ان کی معاونت کریں۔ اور اس کے واسطے ہم اپنے سلسلہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر کے پیرو کار ہیں۔ جو کہ جناب شوکت صاحب کے شعر کا ایک رنگ میں ہم معنی ہے حضرت غیر احمدیوں بلکہ مخالفوں کے متعلق فرماتے ہیں ؎

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہدار
کآخر کنند دعوئے حب پیمبرم

ایک استفسار کا جواب

اخبار احسان لاہور ۲۴ اکتوبر میں ایک شخص کی طرف سے حسب ذیل استفسار شائع ہوا ہے۔

"مرزا صاحب آنجہانی کی درثمین میں ایک درج ہے اس کی شرح "تاویل" ذرا تفصیل سے عنایت فرمائیں۔ وھو ہذا

کرم خاکی مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
جائے نفرت ہوں بشر کی اور انسانوں کی عار

(نقل مطابق اصل)

اس کے متعلق گذارش ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہرگز کوئی شعر اس ترکیب کا نہیں۔ جیسا کہ احسان میں شائع ہوا ہے۔ اصل شعر یہ ہے

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

باقی رہی اس کی "شرح" اور "تاویل" اس کے لئے کتاب زبور کا بائیسواں باب آیات چھ و سات ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ کلام درج ہے۔ کہ

"پر میں کیڑا ہوں نہ انسان
آدمیوں کا ننگ ہوں اور قوم کی عار"

خاکسار عبید اللہ از لاہور

موگہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

۴ نومبر شام کو جلسہ ہوا جس میں مولوی احمد خاں صاحب مولوی فاضل نے مسلمانوں کو باہم اتحاد و اتفاق اور تمام مذاہب کے پیروؤں کو ایک دوسرے کے بزرگوں کی عزت و احترام کرنے کی تلقین کی اور ختم نبوت کی حقیقت نہایت خوبی سے بیان کی۔ اختتام تقریر پر جب سوال کرنے کا موقع دیا گیا تو مختلف قسم کے سوالات کئے گئے جن کے مولوی صاحب نے تسلی بخش جواب دئے۔ دوران سوال و جواب میں یہاں کے پادری صاحب کو خدا جانے کیا سوجھی۔ کہ جھٹ میدان میں آکودے۔ اور مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ آخر ایک صاحب نے اٹھکر حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمانو پادری صاحب کو اس سے کیا کہ احمدی مسلمان ہیں یا کہ نہیں۔ یہ ہم آپس میں سمجھ لیں گے۔ پادری صاحب کو اپنے مذہب کے متعلق ان سے بحث کرنی چاہئے۔ اس پر پادری صاحب نے مناظرہ کا چیلنج دیدیا۔ جو ہماری طرف سے منظور کر لیا گیا مگر جب شرائط طے ہونے لگیں تو اٹھ کر چلے گئے۔

سنا ہے دوسرے پادریوں نے اس پادری کی خوب گت بنائی۔ کہ تمہیں کیا ہو گیا تھا۔ خواہ مخواہ جا کودے۔ حاضرین جلسہ کی تعداد اس سے قبل ہمارے کسی جلسے میں اتنی نہیں ہوئی تھی۔ ہندو مسلمانوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ بعض شریروں نے لدھیانہ سے ایک رسوائے عالم ملا فضل احمد لدھیانوی کو بلا لیا۔ رات کو ہمارے خلاف اسنے بہت گند اچھالا۔ اسی جب حوالہ طلب کیا گیا تو اس نے حوالہ نہ بتایا۔ اور بعض لوگوں نے ہمارے خلاف شور مچایا۔ مگر پولیس نے فوراً ان کو منتشر کر دیا۔ اور کوئی ناگوار واقعہ نہ ہوا۔

خاکسار شیخ محمد یعقوب سیکرٹری انجمن احمدیہ موگہ منڈی

ضروری اعلان

مجھے نہایت افسوس ہے کہ سوائے چند ایک نائب مہتمان تبلیغ و انسپکٹران تبلیغ کے باقی اپنے فرائض ادا نہیں کر رہے۔ ان کے علاقوں میں انصار اللہ کا کام منظم طریق پر بہت کم ہو رہا ہے۔ میں نے یہ سلسلہ تبلیغ کام کو نہایت احسن طریق میں چلانے کیلئے قائم کیا تھا تا کہ مجھ اگر کسی جماعت میں سستی اور غفلت نظر آئے تو بجائے اس جماعت کو مخاطب کرنے کے اس علاقے کے نائب مہتمم تبلیغ کو مخاطب کیا جائے کیونکہ اسپر اپنے علاقہ کی ذمہ داری ہوگی۔ لیکن سوائے چند دوستوں کے باقی میرے خطوط کا جواب بھی نہیں دیتے۔ پس میں نائب مہتمان اور انسپکٹران تبلیغ کی آگاہی کیلئے اعلان کرتا ہوں کہ اگر انہوں نے اپنے اپنے علاقہ کی ہر ایک جماعت میں منظم طریق پر کام شروع کر کے مجھے اطلاع نہ دی تو میں انکی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں کرنے پر مجبور ہوں گا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

فہرست مبایعین بابت جون ۳۴ء سنہ

گذشتہ سے پیوستہ

نمبر	نام	پتہ
۱۵۹۳	بابو عطا محمد صاحب	سیالکوٹ
۱۵۹۴	یوسف اختر خان صاحب	جھانسی
۱۵۹۵	اسلم اختر خان صاحب	"
۱۵۹۶	بہر خان صاحب	ضلع ہوشیارپور
۱۵۹۷	دوست محمد صاحب	پشاور
۱۵۹۸	خواجہ عبدالعزیز صاحب	ضلع جہلم
۱۵۹۹	خواجہ فضل کریم صاحب	" "
۱۶۰۰	فضل الٰہی صاحب	" حصار
۱۶۰۱	مولوی غلام احمد صاحب	" امرتسر
۱۶۰۲	محمد ابراہیم صاحب	" فیروزپور
۱۶۰۳	محمد شاہ صاحب	
۱۶۰۴	پیرزادہ احمد سعید صاحب	
۱۶۰۵	استانی مرجان بیگم صاحبہ	
۱۶۰۶	علی خان صاحب	
۱۶۰۷	عبدالمجید خان صاحب	
۱۶۰۸	غلام رسول صاحب	
۱۶۰۹	حبیب اللہ صاحب	
۱۶۱۰	پیر عبدالغنی شاہ صاحب	
۱۶۱۱	سلطان محمود صاحب	ضلع گجرات
۱۶۱۲	فاطمہ بی بی صاحبہ	"
۱۶۱۳	کرامت علی صاحب ہاشمی	" سیالکوٹ
۱۶۱۴	کے۔ میر محمود صاحب	شیموگہ
۱۶۱۵	قریشی محمد سعید شاہ صاحب ہاشمی	ضلع [illegible]
۱۶۱۶	مرزا عبداللہ بیگ صاحب	ریاست مالیر کوٹلہ
۱۶۱۷	مہر النساء صاحبہ	" "
۱۶۱۸	عائشہ صاحبہ	" "
۱۶۱۹	مولا بخش صاحب	ضلع گورداسپور
۱۶۲۰	میاں کریم بخش صاحب	" "
۱۶۲۱	غلام محمد صاحب	" "
۱۶۲۲	چوہدری نتھے خان صاحب	" "
۱۶۲۳	دل محمد صاحب	" امرتسر
۱۶۲۴	دولتے بنت جواہر صاحب	" گورداسپور
۱۶۲۵	سید محمد سراج حسین صاحب	بھاگلپور
۱۶۲۶	عظیم الدین صاحب	حیدرآباد سندھ
۱۶۲۷	اللہ رکھی صاحبہ	ضلع جہلم
۱۶۲۸	مسماۃ فضل نور صاحبہ	ضلع جہلم
۱۶۲۹	غلام محمد صاحب	
۱۶۳۰	عبدالحق صاحب	لاہور
۱۶۳۱	اہلیہ عبدالحق صاحب	"
۱۶۳۲	شیخ ملتانی صاحب	ضلع کیمبل پور
۱۶۳۳	مسماۃ طوطی صاحبہ	" ہزارہ
۱۶۳۴	احمد صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۶۳۵	اکبر علی صاحب	
۱۶۳۶	عصمت اللہ صاحب	
۱۶۳۷	محمد امین خان صاحب	
۱۶۳۸	مسماۃ مریم صاحبہ	ریاست بہاولپور
۱۶۳۹	غلام محمد صاحب	ضلع امرتسر
۱۶۴۰	محمد رمضان صاحب	" امرتسر
۱۶۴۱	عبدالکریم صاحب	امرتسر
۱۶۴۲	حبیب احمد صاحب	ضلع لدھیانہ
۱۶۴۳	نور احمد صاحب	" "
۱۶۴۴	شمس الدین صاحب	" باریسال
۱۶۴۵	محب اللہ دبیر صاحب	
۱۶۴۶	محمد سعید صاحب	باریسال
۱۶۴۷	مولوی محمد اسحٰق صاحب	ضلع باریسال
۱۶۴۸	غلام محمد قریشی صاحب	
۱۶۴۹	عبداللہ خان صاحب	
۱۶۵۰	عبدالغنی صاحب	بہاول نگر ریاست بہاولپور
۱۶۵۱	چوہدری بشیر احمد صاحب	" "
۱۶۵۲	رسول بی بی صاحبہ	" "
۱۶۵۳	چوہدری عبدالغنی صاحب	" "
۱۶۵۴	سکینہ بی بی صاحبہ	" "
۱۶۵۵	حمیدہ بیگم صاحبہ	" "
۱۶۵۶	محمودہ بیگم صاحبہ	" "
۱۶۵۷	عطاء اللہ صاحب	" "
۱۶۵۸	رحمت اللہ صاحب	" "
۱۶۵۹	ثناء اللہ صاحب	" "
۱۶۶۰	عائشہ بی بی صاحبہ	" "
۱۶۶۱	حفیظ اللہ صاحب	" "
۱۶۶۲	حبیب اللہ صاحب	" "
۱۶۶۳	رشیدہ بیگم صاحبہ	
۱۶۶۴	اللہ دین صاحب	ضلع گورداسپور
۱۶۶۵	سرداراں بی بی صاحبہ	" "
۱۶۶۶	مرزا فضل بیگ صاحب	" لاہور
۱۶۶۷	چراغ دین صاحب	"
۱۶۶۸	صلاح خاتون صاحبہ	" کیمبل پور
۱۶۶۹	غلام احمد صاحب	
۱۶۷۰	عبدالاحد صاحب	
۱۶۷۱	محمد اسمٰعیل صاحب	
۱۶۷۲	احمد دین صاحب	لائل پور
۱۶۷۳	ریاض الرحمٰن خان صاحب	کلکتہ
۱۶۷۴	محمد عیسٰی صاحب	"
۱۶۷۵	سعادت خاتون صاحبہ	ضلع شاہ پور
۱۶۷۶	نظام دین صاحب	
۱۶۷۷	مسماۃ بیوی صاحبہ	
۱۶۷۸	سائیں صاحب	
۱۶۷۹	نور دین صاحب	
۱۶۸۰	دلاور حسین صاحب	لاہور
۱۶۸۱	مخفی بیعت	
۱۶۸۲	مستری بدرالدین صاحب	ضلع حصار
۱۶۸۳	محمد انور صاحب	" شیخوپورہ
۱۶۸۴	محمد سلطان بٹ صاحب	
۱۶۸۵	اسد اللہ دبیر صاحب	
۱۶۸۶	میاں عیسٰی صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۶۸۷	نذیر احمد صاحب	" جالندھر
۱۶۸۸	مختار بیگم صاحبہ	" منٹگمری
۱۶۸۹	جنت بی بی صاحبہ	" میانوالی
۱۶۹۰	رسول بی بی صاحبہ	" سرگودہا
۱۶۹۱	رابعہ بی بی صاحبہ	" "
۱۶۹۲	محمد یعقوب صاحب	ضلع لائلپور
۱۶۹۳	غلام رسول صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۶۹۴	بہشت بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۱۶۹۵	حاکم بی بی صاحبہ	"
۱۶۹۶	محمد علی صاحب	کنڈا پاڑا
۱۶۹۷	چوہدری محمد الدین صاحب	ضلع امرتسر
۱۶۹۸	مستری علم الدین صاحب	"
۱۶۹۹	مستری عبدالواحد صاحب	"
۱۷۰۰	چوہدری نبی بخش صاحب	"
۱۷۰۱	غلام فاطمہ صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۱۷۰۲	نعمت بی بی زوجہ فتح علی صاحب	ضلع گجرات
۱۷۰۳	بدرالدین صاحب	ضلع حصار
۱۷۰۴	محمد عبداللہ صاحب	ضلع ہوشیارپور
۱۷۰۵	معراج دین صاحب	"
۱۷۰۶	فضل دین صاحب	"
۱۷۰۷	سردار خان صاحب	گجرات
۱۷۰۸	میاں عبداللہ صاحب عرف عبدالحق	راولپنڈی
۱۷۰۹	مشتاق احمد صاحب	"
۱۷۱۰	محمد شریف صاحب	" موسن پور
۱۷۱۱	فتح خان صاحب	" گجرات
۱۷۱۲	احمد صاحب	ہزارہ
۱۷۱۳	خوشی محمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۷۱۴	رحمت اللہ صاحب	ریاست پٹیالہ
۱۷۱۵	حلیمہ صاحبہ زوجہ محمد یوسف صاحب	" نابھہ
۱۷۱۶	محمد ابراہیم صاحب	ریاست "
۱۷۱۷	والدہ محمد ابراہیم صاحب	" "
۱۷۱۸	فتح محمد صاحب	" پٹیالہ
۱۷۱۹	محمد خان صاحب	ضلع شاہپور
۱۷۲۰	ظفر احمد صاحب	" لاہور
۱۷۲۱	سلطان احمد صاحب	" گجرات
۱۷۲۲	بشیر احمد صاحب	" گورداسپور
۱۷۲۳	محمد خورشید صاحب	" "
۱۷۲۴	محمد حیات صاحب	" شیخوپورہ
۱۷۲۵	سید حسین صاحب	شیموگہ
۱۷۲۶	برکت بی بی صاحبہ زوجہ بابو محمد عزیز صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۷۲۷	عبدالغفار صاحب	
۱۷۲۸	عبیدن صاحب	سندھ
۱۷۲۹	شرم خاتون صاحبہ	"
۱۷۳۰	سلیمت خاتون صاحبہ	"
۱۷۳۱	آمنت خاتون صاحبہ	"
۱۷۳۲	مائی مراد خاتون صاحبہ	"
۱۷۳۳	میاں عبدالرحمٰن صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۷۳۴	شیخ بشیر احمد صاحب	لدھیانہ
۱۷۳۵	محمد صدیق صاحب	"
۱۷۳۶	علی محمد صاحب	" گورداسپور
۱۷۳۷	چوہدری حویلی ولد غلام محمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۷۳۸	عبدالحمید صاحب	ضلع سیالکوٹ

الحمد للہ ثم الحمد للہ

کہ حکیم الامۃ سیدنا نور الدینؓ کے دست مبارک کے تحریر کردہ طبی مجربات جو قریبا نصف صدی کے تجربہ شدہ ہیں شائع ہو گئے ہیں۔ اس کے بعض نسخہ جات کے متعلق حضور خود تحریر فرماتے ہیں۔

"ایسا نسخہ ہم نے آج تک نہ دیکھا نہ سنا۔ عام طور پر لوگ ایسے نسخہ جات کو ظاہر نہیں کرتے۔"

حصہ اول اصل قیمت ۱؍ رعایتی قیمت ۱۲؍

دفتر بیاض نور الدینؓ ایمپرس روڈ۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور

خوفناک الارم

دانتوں کی خرابی۔ مسوڑھوں کا خون۔ ورم ماس خورہ۔ گندی اور خراب رطوبت کا دانتوں کے درمیان سے خارج ہونا صحت کی خرابی۔ قوت ہاضمہ کی بربادی کا الارم ہے۔ بہت جلدی مندرجہ ذیل قسم کی ادویات طلب کریں ورنہ عیب بڑھ جانے سے اور بہت سی بیماریاں نمودار ہونگی۔ ہر دو دوا کی قیمت بہت ہی قلیل رکھی گئی ہے تاکہ ہر دوست فائدہ اٹھا سکے ڈینٹل کریم ڈینٹل لوشن ۸؍ ڈینٹل لوشن ۱۲؍ ڈینٹل پوڈر ۴؍ ڈینٹل پوڈر ۸؍ مجموعی قیمت ۱؍ ہر پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔ پتہ ذیل سے طلب کریں۔ مینیجر دواخانہ فقیر احمد خاں احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی

اکسیر النساءؑ

اکثر امراض مستورات کے لئے تیر بہدف علاج ہے۔ **ایام حیض** سے بیشتر دردِ کمر اس شدت کا ہوتا ہے۔ کہ مریضہ ماہی بے آب کی طرح تڑپتی ہے۔ **اختناق الرحم** (جس میں مریضہ کبھی ڈورتی۔ ہنستی۔ روتی۔ اور بدحواس ہو جاتی ہے۔ بے ہوشی کے دورے۔) خون حیض کا بہت ہی کم مقدار میں خارج ہونا۔ دردِ کمر۔ اعضاء شکنی۔ کمی خون۔ ضعف جگر جلن۔ ہاتھ پاؤں۔ نفخ معدہ۔ بانجھ پن۔ کا کامل علاج ہے **اکسیر النساء** کا چند روزہ استعمال ہی بندش حیض کو تندرستی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ سال ہا سال کا دیرینہ مرض بھی اس کے لگاتار استعمال سے کافور ہو جاتا ہے۔ اور بفضلہ رحم قابل قبول حمل ہو جاتا ہے۔

نئی مرض تو دو تین ہفتہ ہی کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲؍ علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر

حکیم محمد شریف عمر واڈاکخانہ بسروالی براستہ بٹالہ پنجاب

یوم سیرت النبیؐ کیلئے
نہایت بیش بہا اور ارزاں ترین لٹریچر

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا ایک نہایت دلچسپ اور موثر اور جامع مانع مضمون فی سینکڑہ ۱۸؍ ایک روپیہ آٹھ آنہ

اولوالعزم نبی

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک بے بہا مضمون جسمیں موثر پیرایہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو پیش کیا گیا ہے قیمت ۱۲؍ فی سینکڑہ

انسان کامل

مؤلفہ فاضل میر محمد اسحٰق صاحب اس دلکش رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر انسان کی ہر حالت اور ہر مرحلہ زندگی کے لئے کامل نمونہ ثابت کیا گیا ہے۔ مثلاً تعدد ازدواج۔ تبلیغ۔ تعلیم تربیت حاکم محکوم۔ جرنیل سپاہی تاجر عیالدار غریب امیر مظلوم ملازم بچپن جوانی بڑھاپا شادی غمی یتیمی بیوگان وغیرہ غرضیکہ ہر شعبہ زندگی کے متعلق جو تعداد میں ۴۳ ہیں آنحضرت صلعم کا پاک نمونہ عملی رنگ میں پیش کر کے یہ امر بالبداہت ثابت کیا گیا ہے کہ بجز آنحضرت صلعم کے اور کوئی شخص بھی کامل اسوہ حسنہ نہیں کہلا سکتا لکھائی چھپائی کاغذ دیدہ زیب قیمت ۲؍ مگر بغرض تقسیم آٹھ روپے فی سینکڑہ احباب اسکو بکثرت منگا کر تقسیم

اسلامی اصول کی فلاسفی

اردو گورمکھی ہندی انگریزی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور عام و خاص پر معارف لیکچر جسمیں حضور نے قرآن کی پاک تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نمونہ تعلیم کارنامے اور حضور صلعم کے عملی نمونے پیش کر کے حقیقت اسلام دنیا کے سامنے پیش فرمائی ہے قیمت اردو فی سینکڑہ ۱۰؍ ہندی اور گورمکھی زبان میں ۱۲؍ انگریزی فی ۵؍ فی سینکڑہ ۳۰؍ نیا ایڈیشن ہے۔

زندہ نبی

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اعجازی مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات النبی ہونے پر فی سینکڑہ ۱۲؍ ایک روپیہ

محسن اعظم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ایک نادر عام فہم دلکش مضمون جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ایک جامع تبصرہ لکھا گیا ہے۔ فی سینکڑہ تین روپے ۳؍

سیرت النبی صلعم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اسمیں نہایت لطیف انداز میں آنحضرت صلعم کے اسوہ حسنہ کو پیش کرتے ہوئے حضور کے ہر ایک قول اور فعل کی حکمت بالغہ اور فلسفہ حقیقی بیان فرمایا ہے یہ سیرت ایسی قابل ہے کہ ہر مسلمان نہ صرف اسکو ایک دفعہ پڑھکر چھوڑ دے بلکہ اپنے اعزہ و اقربا اور اہل و عیال میں اس کا روزمرہ درس دے ہمارا دعوی ہے کہ اس قسم کی سیرت آجتک کسی کو لکھنے کی توفیق نہیں ملی یہ سیرت اپنے رنگ میں یکتا ہے اسکی قیمت پہلے دو روپیہ تھی مگر اب مجلس سیرت النبی کے موقعہ پر بکثرت اشاعت کے مقصد کو مدنظر رکھکر اسکی قیمت پچاس روپیہ فی سینکڑہ اور ایک کی قیمت ۱۲؍ رکھی گئی ہے۔ احباب اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ کھوئیں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی تعلیم (انگریزی)

حضرت خلیفۃ المسیح کے اس لطیف اور دلکش مضمون کا انگریزی ترجمہ ہے جو حضور نے ولایت میں انگریز نوجوانوں کے جلسہ میں بیان فرمایا ہے۔ اسکی قیمت ۵؍ تھی مگر اب بغرض تقسیم فی سینکڑہ ۵؍ رکھی گئی ہے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ایک نہایت اچھوتا اور مختصر اور عام فہم رسالہ ہے جسمیں چھوٹی عمر کے بچوں اور عورتوں کے ذہن نشین کرنے کیلئے عام فہم اور سلیس اردو میں آنحضرت صلعم کی مقدس زندگی کا اسوہ پیش کیا گیا ہے اسکی قیمت ۲؍ تھی مگر اب چھ روپیہ سینکڑہ رکھی گئی ہے

کتاب گھر قادیان

اطلاع خاص
دوستوں کی درخواست منظور
حکیم نظام جان اینڈ سنز نے رعایت کر دی ہے

بہت سے معزز دوستوں اور پرانے گاہکوں نے ایک عرصہ سے ہم پر غیر معمولی زور دے رکھا تھا۔ کہ ہم اپنے دواخانہ کی ادویات میں ضرور کچھ عرصہ کے لئے رعایت کر دیں۔ تاکہ ضرورتمند احباب فائدہ اٹھا سکیں۔ زمانہ کی بے روزگاری نے لوگوں کے حالات نہایت مخدوش کر رکھے ہیں۔ اور بیماری کی زیادتی نے پریشان و مبتلائے بلا کر رکھا ہے۔ پیسہ کی کمی علاج کے رستہ میں روک بنی ہوئی ہے۔ ان حالات کی رو سے مخلوق خدا مبتلائے بلا ہے۔ لہٰذا ہم نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ دو ماہ کے لئے یعنی اکتوبر و نومبر ۱۹۳۶ء کے لئے دواخانہ ہذا کی ادویات میں رعایت کر کے ضرورتمند اصحاب کو فائدہ پہنچا دیں اللہ تعالیٰ ہماری نیت کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے۔ آمین

اشتہاری ادویات کی فہرست

حب اثمرانی تولہ ۱۲؍ رعایتی قیمت فی تولہ ۸؍ مکمل ۴؍ رعایت ۳؍

دوا	مقدار	قیمت		رعایت
حبوب عنبری	۶۰ گولی	۲؍	"	۱؍
حب نظامی	۶۰ گولی	۱؍	"	۱۲؍
زوجام عشق	۶۰ گولی	۱؍	"	۱۲؍
گولڈن پلز	۶۰ گولی	۱؍	"	۱۲؍
فولادی گولیاں	۶۰ گولی	۱؍	"	۱۲؍
تریاق جریان	۸ خوراک	۱؍	"	۱۲؍

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی مکمل خوراک ۱؍ رعایتی قیمت ۱۲؍

دوا	مقدار	قیمت		رعایتی قیمت
مفید النساء گولیاں	۶۰ گولی	۱؍		۱۲؍
کشتہ فولاد ۱	فی تولہ	۸؍	"	۴؍
کشتہ فولاد ۲		۱۲؍	"	۸؍
تریاق گردہ	فی شیشی فی تولہ	۱؍	"	۱۲؍

ان ادویات کے علاوہ بھی سب ادویات میں اسی طرح رعایت ہے۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو۔ وہ اکتوبر نومبر ۱۹۳۶ء کے اخیر تک اپنا آرڈر دے سکتے ہیں۔

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ملک معظم کی سلور جوبلی منانے کے لئے حکومت یوپی
الہ آباد سے ۱۱ نومبر کی اطلاع کے مطابق ابھی سے انتظامات میں مصروف ہو گئی ہے۔ حکومت ہند نے اس تقریب کے لئے ۶ مئی کا دن مقرر کیا ہے اور یہ اعلان کر دیا ہے کہ اس دن تعطیل منائی جائے گی۔ یو۔پی کے ہر ضلع میں ایک دربار منعقد کیا جائیگا۔ اور صوبجاتی دربار میں سر ہیری ہیگ جدید گورنر صدارت فرمائیں گے۔

نواب صاحب چھتاری نے ایسوشی ایٹڈ پریس کو اطلاع دی ہے۔ کہ علی گڑھ یونیورسٹی کی وائس چانسلر شپ کے لئے وہ امیدوار کھڑے نہیں ہو رہے۔ اور نہ ہی وہ اسے کسی صورت میں منظور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

لاہور سے ۱۰ نومبر کی اطلاع کے مطابق ایک پریس کمیونک مظہر ہے۔ کہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے اپنی میٹنگ منعقدہ ۲۵ اکتوبر میں فیصلہ کیا تھا کہ عورتوں کی خرید و فروخت کے انسداد کا بل۔ بل انسداد گداگری اور سمال ٹاؤنز ایمنڈمنٹ بل پبلک کی رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کئے جائیں جو انجمنیں یا افراد ان بلوں پر اظہار رائے کرنا چاہیں وہ پہلے بل پر ۱۵ دسمبر تک اور دوسرے بلوں پر ۳۱ جنوری ۳۵ء تک اپنی رائے سے سکرٹری پنجاب لیجسلیٹو کونسل کو مطلع کر دیں بلوں کی نقول پنجاب کونسل آفس لاہور سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہیں۔

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ انگلستان میں گذشتہ سال ۴۰۶۹ عورتوں کو طلاق دی گئی۔ اتنی طلاقیں اس سے پہلے کبھی نہیں دی گئیں۔

حکومت مدراس نے ۹ نومبر کی اطلاع کے مطابق تمام میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے نام حکم جاری کیا ہے۔ کہ وہ اپنے ماتحت سکولوں میں ایسے ٹیچروں کو ملازم نہ رکھیں۔ جو کمیونسٹ خیالات کے ہوں۔

"**بمبئی کرانیکل**" کا بیان ہے کہ گاندھی جی اپنے موجودہ پروگرام "تنظیم دیہات" کے سلسلہ میں پنجاب آنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے خیال میں سب سے زیادہ ضرورت اس تنظیم کی پنجاب میں ہی ہے۔

سشن جج بنارس نے غازی پور کے فرقہ وارانہ فساد کے مقدمہ کا فیصلہ ۱۰ نومبر کو سنا دیا۔ اس مقدمہ میں ۱۴۲ مسلمان ماخوذ تھے۔ اور ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ انہوں نے فساد میں حصہ لیتے ہوئے ایک ہندو کو قتل کر دیا۔ سشن جج نے چار مسلمانوں کو سزائے موت۔ ۱۵ کو حبس دوام بعبور دریائے شور اور باقیوں کو مختلف میعاد قید کی سزائیں دیں

اسکندریہ سے ۱۰ نومبر کی اطلاع کے مطابق مصر کی سیاسی صورت حال اب پہلے سے زیادہ تاریک ہو گئی ہے کیونکہ شاہ فواد وزیر اعظم کا عہدہ منظور کرنے کے متعلق نسیم پاشا کی شرائط منظور کرنے پر تیار نہیں۔ نسیم پاشا کی شرائط یہ ہیں کہ پارلیمنٹ کو توڑ دیا جائے اور دستور اساسی میں تبدیلی کی جائے۔ رائے عامہ نسیم پاشا کے مطالبات کی مؤید ہے۔

پونہ سے ۱۰ نومبر کی اطلاع کے مطابق حکومت بمبئی دیہاتیوں کو قرضوں سے نجات دلانے کے لئے ایک نئی سکیم پر غور کر رہی ہے۔ رہن اراضی کے متعلق جو کمیٹی حال میں مقرر کی گئی تھی۔ اگر اس کی سفارشات منظور کر لی گئیں تو اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

نواب صاحب بھوپال جو آج کل دہلی میں ہیں۔
انہوں نے ۱۱ نومبر کی اطلاع کے مطابق سرکردہ مسلمانوں کا ایک اجلاس طلب کیا ہے۔ جس میں علی گڑھ کے معاملات پر غور کیا جائے گا۔

میڈرڈ کی ایک اطلاع کے مطابق سپین کی تازہ بغاوت میں دس ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔ بینکوں سے جو رقم لوٹی گئی اس کا اندازہ ۶½ لاکھ پونڈ تک پہنچتا ہے۔

واردھا سے ۱۱ نومبر کی اطلاع ہے کہ گاندھی جی "تنظیم دیہات" کی سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے ایک کروڑ روپیہ جمع کرنا چاہتے ہیں۔

انگورہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمن سے آئے ہوئے چند اشخاص نے وہاں بھی ننگا رہنے والوں کا کلب قائم کر دیا تھا۔ جس میں انگورہ کے چند مردوں کے علاوہ بعض عورتیں بھی شامل ہو گئی تھیں۔ مصطفیٰ کمال پاشا نے اس کے انسداد کے لئے ایوان کی منظوری سے یہ حکم نافذ کیا ہے کہ جو عورت ننگا رہنے کی کوشش کرے گی۔ اسے موت کی سزا دی جائے گی۔

جموں سے ۱۰ نومبر کی اطلاع کے مطابق گورنر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں نے ایک آریہ اپدیشک پنڈت ستیہ دیو کو صوبہ جموں میں سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس کی سرگرمیاں صوبہ کے امن کے لئے خطرناک ہیں۔

نئی دہلی سے ۱۱ نومبر کی اطلاع ہے کہ سر جوزف بھور کی میعاد عہدہ اگرچہ آئندہ اپریل کے آخر میں ختم ہوتی ہے مگر آپ چند دن پہلے ہی جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو چارج دے دیں گے۔ اور ملک معظم کے عہد حکومت کی جوبلی کے سلسلہ میں روانہ ہو جائیں گے۔ اس تقریب میں حکومت ہند کے نمائندہ کے طور پر شریک ہونے کے بعد آپ جرسی وائٹ میں رہیں گے۔ جہاں موصوف کا اپنا ذاتی مکان ہے

الہ آباد سے ۱۱ نومبر کی اطلاع کے مطابق سیاسی حلقوں میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ کنور جگدیش پرشاد ہوم ممبر یوپی گورنمنٹ چونکہ وائسرائے کی کونسل کے ممبر بن کر گورنمنٹ آف انڈیا میں جا رہے ہیں اس لئے آپ کی جگہ غالباً سر کنور مہاراج سنگھ کو حکومت یوپی کا ہوم ممبر مقرر کیا جائے گا۔

برلن سے ۱۲ نومبر کی اطلاع ہے کہ زنا کے ایک سو گیارہ مجرموں کو حکومت جرمنی نے ۲۴ ستمبر ۳۴ء کے نافذ شدہ قانون کے رو سے خصی کر دیا ہے۔

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ ۱۲ نومبر کو اپنے عملہ کے ساتھ کپورتھلہ پہنچ گئے۔ ۲۱ توپوں کی انہیں سلامی دی گئی۔

قرضہ بل کی دفعات پر بحث ہوتے ہوئے ۱۲ نومبر کو پنجاب کونسل میں زمیندار پارٹی کی طرف سے حکومت کو پے در پے شکستیں دی گئیں۔ جب چوتھی دفعہ ایک سوال پر رائے شماری کی گئی۔ تو سرکاری ممبران ساہوکار پارٹی کا ساتھ چھوڑ کر غیر جانبدار ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ساہوکار پارٹی کو ۳۷ اور گیارہ آراء کے تناسب سے شکست ہو گئی۔

مدراس سے ۱۲ نومبر کی اطلاع ہے کہ کانگرس کے پارلیمنٹری بورڈ کے امیدوار سوامی دین کاٹا چلم چیٹی نے اسمبلی کے صدر سر شن مکھم چیٹی کو مدراس کے تجارتی حلقہ انتخاب سے ۶۶۵ آراء کے مقابلہ میں ۷۰۵ آراء سے شکست دیدی ہے

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کی بیس ہزار جلدیں ۱۲ نومبر کو جہاز "وائسرائے آف انڈیا" کے ذریعہ بمبئی پہنچ گئیں۔

برلن کی ایک اطلاع کے مطابق جرمنی کے طول و عرض میں ۱۱ نومبر کو ان ۲۴۸ نازیوں کی یادگار مناتے ہوئے جھنڈے لہرائے گئے۔ جو ۹ نومبر ۲۳ء کے بعد جرمنی کی سابق حکومت کے خلاف جد وجہد کرتے ہوئے مارے گئے تھے۔ واضح رہے کہ ہٹلر نے برسر اقتدار آنے کے لئے اسی وقت سے جد وجہد شروع کر دی تھی۔ جو بالآخر اس کی کامیابی پر منتج ہوئی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی